روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۹۴ | جمعرات ۱۶ ذیقعدہ - ۱۴۱۴ھ ' ۲۸ - شہادت ۱۳۷۳ ہش ' ۲۸ - اپریل ۱۹۹۴ء

اپنے اصلی گھروں کو یاد کرو

دوستو! تم اس مسافر خانہ میں محض چند روز کیلئے ہو' اپنے اصلی گھروں کو یاد کرو۔ تم دیکھتے ہو کہ ہر ایک سال کوئی نہ کوئی دوست تم سے رخصت ہو جاتا ہے ایسا ہی تم بھی کسی سال اپنے دوستوں کو داغ جدائی دے جاؤ گے۔ سو ہوشیار ہو جاؤ اور اس پر آشوب زمانہ کی زہر تم میں اثر نہ کرے۔ اپنی اخلاقی حالتوں کو بہت صاف کرو۔ کینہ اور بغض اور نخوت سے پاک ہو جاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

قرآن شریف کی خوبیاں اور اس کے کمالات' اس کا حسن اپنے اندر ایک ایسی کشش اور جذب رکھتا ہے کہ بے اختیار ہو ہو کر دل اس کی طرف چلے آئیں۔ مثلاً اگر ایک خوشنما باغ کی تعریف کی جاوے اور اس کے خوشبودار درختوں اور دل کو تر و تازہ کرنے والی بوٹیوں اور روشوں اور مصفا پانی کی بہتی ہوئی ندیوں اور نہروں کا تذکرہ کیا جاوے' تو ہر ایک شخص کا دل چاہے گا کہ اس کی سیر کرے اور اس سے حظ اٹھاوے۔ اور اگر یہ بھی بتایا جاوے کہ اس میں بعض چشمے ایسے جاری ہیں' جو امراض مزمنہ اور مہلکہ کو شفا دیتے ہیں تو اور بھی زیادہ جوش اور طلب کے ساتھ لوگ وہاں جائیں گے۔ اسی طرح پر قرآن شریف کی خوبیوں اور کمالات کو اگر نہایت ہی خوب صورت اور مؤثر الفاظ میں بیان کیا جاوے' تو روح پورے جوش کے ساتھ اس کی طرف دوڑتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۲۸۲)

وسطی راہ اختیار کرنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

(رشک و رغبطہ) تمام انسانی ترقیات کی جڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر رشک کرنا ہے تو ابراہیمؑ سے کرو۔ دیکھو اس نے اپنے اخلاص و وفا کے ذریعے کیسے کیسے اعلیٰ مدارج پائے۔ ابراہیمؑ کی ملت سے کون بے رغبت ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جس کی دینی دنیوی عقل کم ہو۔ اس کی ملت کیا تھی؟ بس حنیف ہونا۔ حنیف کہتے ہیں ہر امر میں وسطی راہ اختیار کرنے والے کو۔ عربی زبان میں جس کی ٹانگیں ٹیڑھی ہوں اسے احنف کہتے ہیں۔ اس واسطے حنیف کے معنے میں بعض لوگوں کو دھوکہ ہوا ہے حالانکہ ایسے شخص کو احنف بطور دعا و فال نیک کہتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ہر چہ گیرد علتی علت شود' کے مریض سیدھے کے معنے بھی الٹے ہی لیتے ہیں۔ جس آدمی کو سیدھا کہا جاوے گویا اس کے یہ معنے ہیں کہ تم بڑے بے وقوف ہو۔

ابراہیمؑ کی راہ یہ ہے کہ افراط تفریط سے بچتے رہنا۔ کسی کی طرف بالکل ہی نہ جھکنا۔ بلکہ دین و دنیا دونوں کو اپنے اپنے درجے کے مطابق رکھنا چنانچہ (اے ہمارے رب ہمیں اس دنیا میں اور آخرت میں بھلائی عطا فرما۔ اور آگ کے عذاب سے بچا) ایک ہی دعا ہے۔ رابعہ بصری ایک عورت گزری ہے۔ ایک دن کسی شخص نے ان کے سامنے دنیا کی بہت سی مذمت کی۔ آپ نے توجہ نہ فرمائی لیکن جب دوسرے دن۔ پھر تیسرے دن بھی یونہی کہا تو آپ نے فرمایا۔ اس کو ہماری مجلس سے نکال دو۔ کیونکہ یہ مجھے کوئی بڑا دنیا پرست معلوم ہوتا ہے جبھی تو اس کا بار بار ذکر کرتا ہے پس ایک وسطی راہ اختیار کرنا جس میں افراط و تفریط نہ ہو۔ ابراہیمی ملت ہے۔ (ایمان دار) کو یہی راہ اختیار کرنا چاہئے۔ اور میں خدا کی قسم کھا کر شہادت دیتا ہوں کہ ابراہیمؑ کی چال اختیار کرنے سے نہ تو غریب الوطنی ستاتی ہے نہ کوئی اور حاجت۔ نہ انسان دنیا میں ذلیل ہوتا ہے نہ آخرت میں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وہ دنیا میں بھی برگزیدہ

باقی صفحہ ۷ پر

درخواست دعا

○ محترمہ حبیبہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالعزیز بھٹی صاحب سابق باغبان (ناصر آباد۔ نواز آباد سٹیٹ سندھ) حال ربوہ گذشتہ تین ہفتوں سے شدید علیل ہیں۔ چار روز فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہیں اب انہیں الائیڈ ہسپتال فیصل آباد لے جایا گیا ہے۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق دماغ میں رسولی ہے۔ جس کا اپریشن تجویز کیا گیا ہے۔ احباب سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

۲۹۔ اپریل یوم تحریک جدید

حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کہ وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے"۔

۱۔ اس کی تعمیل میں امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۹۴ء بروز جمعۃ المبارک یوم تحریک جدید منایا جائے۔ جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ ۲۔ اس موقع پر امراء صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرماویں۔ ۳۔ خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔ ۴۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔ ۵۔ اس دن حسب ذیل مطالبات پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی جائے۔ ۱۔ احباب جماعت سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس اور کھانے میں سادگی اختیار

باقی صفحہ ۲ پر

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۸ ۔ شہادت ۱۳۷۳ ہش — ۲۸ ۔ اپریل ۱۹۹۴ء

پولیو کے قطرے

گذشتہ روز پاکستان میں پولیو ڈے منایا گیا۔ محترمہ وزیر اعظم صاحبہ نے خود اپنی بچی کو گود میں لے کر اسے پولیو کے قطرے پلائے۔ اور سارے لوگوں کو تلقین کی گئی کہ وہ اپنے بچوں کو اس موذی مرض سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ قطرے ضرور پلائیں۔

بتایا گیا ہے کہ پولیو کی بیماری لاحق ہو جائے تو اس کا بھی خاطر خواہ علاج نہیں ہو سکتا۔ یہ بیماری بازوؤں پر بھی حملہ کر سکتی ہے' ٹانگوں پر بھی' سانس لینے کی نالی پر بھی۔ کھانے کی نالی پر بھی۔ یوں کہئے کہ جسم کے کسی حصہ پر بھی۔ جس حصہ پر یہ حملہ کرتی ہے وہ حصہ تقریباً مر ہی جاتا ہے اس وقت بھی ہسپتالوں میں بعض ایسے بچے موجود ہیں جنہیں اس بیماری کا حملہ ہوا اور انہیں مشینوں کے ذریعہ زندہ رکھا جا رہا ہے۔

یہ بیماری نہ غربت دیکھتی ہے نہ امارت۔ کسی بھی گھر میں حملہ کر سکتی ہے اس لئے امیروں سے کہا گیا ہے کہ یہ کافی نہیں کہ اپنے بچوں کو قطرے پلا دئے ہیں۔ غریبوں کے بچوں کو بھی مرکز تک لے جائیے۔

آئندہ پانچ چھ سال تک پاکستان میں ہر سال دو دن پولیو کے قطروں کے دن منایا جایا کریں گے اور ان دو دنوں کے علاوہ بھی یہ خدمت حکومت کے مراکز فراہم کرتے رہیں گے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ صرف ایک یا دو دفعہ قطروں کا پلانا کافی نہیں۔ بعض ممالک میں پندرہ پندرہ بیس دفعہ پولیو کے قطرے پلائے جاتے ہیں۔ اس بیماری کو جڑ سے اکھیڑنے کے لئے ضروری ہے کہ اس مہم کو کامیاب بنایا جائے۔ سب لوگ اپنے بچوں کو پولیو کے قطرے پلائیں اور کئی دفعہ پلائیں۔

اللہ تعالیٰ سب بچوں کو اس موذی مرض سے محفوظ رکھے۔

جو کچھ چھپا ہوا ہے مرے لاشعور میں
میرا شعور اس کی گواہی نہ دے سکا
سنسان اس سے بڑھ کے بھلا ہو گا کیا کوئی
جو شہر اپنی راہوں کو راہی نہ دے سکا

ابو الاقبال

وطن میں بھی مسافر ہو گیا ہوں
میں گھر میں رہ کے بے گھر ہو گیا ہوں

بپاسِ حُسن آنسو بہہ نہ پائے
یہ سمجھے لوگ پتھر ہو گیا ہوں

اُتر کر درد کی گہرائیوں میں
میں قطرہ تھا سمندر ہو گیا ہوں

لُٹا کر جان و مال و آبرو سب
رتِرے در کا گدا گر ہو گیا ہوں

اَنا کے جال سے آزاد ہو کر
میں ہر جذبے سے بَر تر ہو گیا ہوں

تڑپنے میں مزہ آنے لگا ہے
کہ مَیں زخموں کا خُو گر ہو گیا ہوں

جہاں جُھکتے ہیں تاجِ خسروی بھی
مَیں اس درگاہ کا نوکر ہو گیا ہوں

منیرہ وہ نظر بھی کیا نظر تھی
کہ مَیں کنکر سے گوہر ہو گیا ہوں

سیدہ منیرہ ظہور

بقیہ صفحہ ۱

کی جائے۔ ۲۔ مطالبات وقف اولاد۔ وقف زندگی۔ (الف) والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ (ب)۔ نوجوان اور پنشنر احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔ ج۔ رخصت موسمی اور رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ ۳۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ ۴۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں۔ ۵۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔ ۶۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔ ۸۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

امراء صاحبان سے درخواست ہے کہ جلسہ یوم والدین کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمادیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

آفرینِ خدا بر آں جانے
کہ زخود شد برائے جانانے

خدا کی رحمت ہو اُس جان پر جس نے محبوب کی خاطر خودی چھوڑ دی

منزلِ یارِ خویش کرد بدل
واز ہوا ہا رمید صد منزل

دل میں یار کا ٹھکانا بنالیا اور ہوا و ہوس سے سینکڑوں کوس دور چلا گیا

از خودی در شد خدا را یافت
گم شد و دستِ رہنما را یافت

خودی سے دور ہو گیا اور خدا کو پالیا اپنے تئیں کھو کر رہنما کے ہاتھ کو حاصل کر لیا

تو چہ یابی کہ غافلی زیں راہ
واز جلالِ خدا نہ آگاہ

تو بھلا کیا پائے گا کہ اس راستہ ہی سے غافل ہے۔ اور خدا کے جلال سے بھی واقف نہیں

ہمہ کارت بعقلِ خام افتاد
ہمہ سعیٔ تو ناتمام افتاد

تیرے سارے کام عقل خام سے ہی وابستہ رہے اور تیری ساری کوششیں ناکام رہیں

ہمچو طوطی ہمیں سخن یاد ست
کہ بشر عاقل است و آزاد ست

طوطے کی طرح بس یہی بات یاد ہے کہ انسان عاقل ہے اور آزاد ہے

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سب سے پہلے تو اس شخص کی تعریف فرماتے ہیں جو اپنی خودی کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنے محبوب سے مل جاتا ہے حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحمت کرے۔ خدا کی طرف سے اسے شاباش ملتی ہے کہ جو اپنے پیارے کی خاطر یعنی اپنے خدا کی خاطر اپنی خودی کو چھوڑ دیتا ہے۔ اپنی تمام خواہشات کو اسی کی رضا کے تابع کر دیتا ہے۔ وہ اپنے دل میں اپنے دوست کو بٹھا لیتا ہے یعنی دل اس کا مقام بن جاتا ہے اور اس کا دوست اس کا مکین بن جاتا ہے اور وہ اپنی ہر قسم کی ہوا و حرص سے سینکڑوں میل دور بھاگ کر چلا جاتا ہے یعنی اس کے دل میں اپنی کوئی خواہش باقی نہیں رہتی۔ وہ ہر حال میں خدا کی رضا پر راضی رہتا ہے۔ خودی کو چھوڑنے کا اسے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ وہ خدا کو پا لیتا ہے۔ یعنی اپنے آپ سے تو گم ہو جاتا ہے لیکن جو رہنما اس کی زندگی کو صحیح راستے پر چلا سکتا ہے اور جو ہر وقت اس کے کام آسکتا ہے اسے وہ حاصل کر لیتا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ انسان کی رہنمائی فرمائے تو انسان کی کسی غلط کاری کا امکان نہیں رہتا ہر بات ٹھیک اور ہر فعل درست ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی خودی سے دور ہو کر خدا کو پا کر اسی کیفیت میں چلا جاتا ہے حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص جو ان باتوں کو نہیں جانتا جو ان کو باتوں کی طرف توجہ نہیں دیتا اور ان پر عمل نہیں کرتا وہ غفلت میں پڑا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کے جلال اور اللہ تعالیٰ کی شان سے وہ بالکل آگاہ نہیں ہے یعنی اس سے یہی بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کے جلال سے بالکل ناواقف ہے۔ ایسا شخص سمجھتا ہے کہ ہر کام جو اس نے کرنا ہے اس میں اس کی عقل جو کہ بالکل خام اور کچی ہے اس کے کام آئے گی گویا کہ ایک صورت میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی کچی عقل کے ہتھے چڑھا ہوا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ اس کے جتنے کام ہیں عقل اور اس کی اپنی کوشش ان میں کامیابی دلائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان اپنا ہاتھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں نہ دے اور جب تک اس کی رضا کے مطابق اپنی رضا کو نہ ڈھال لے اس وقت تک اسے کوئی حقیقی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ انسان کو عام طور پر وہی باتیں یاد رہتی ہیں جو اس نے طوطے کی طرح یاد کی ہوتی ہیں اور انہی باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے وہ سمجھتا ہے کہ وہ بڑا عاقل ہے اور ہر لحاظ سے آزاد ہے۔ حالانکہ حقیقت میں نہ وہ عاقل ہے اور نہ آزاد جب تک اللہ تعالیٰ کی اسے رہنمائی حاصل نہ ہو۔

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ انسان اپنے آپ کو عاجز اور منکسر المزاج بنائے اور اپنی خودی سے پرے ہٹ کر خدا کو پانے کی کوشش کرے تاکہ اسے ایک ایسا رہنما مل جائے جو اس کی زندگی کو حقیقی طور پر جانتا بھی ہے اور اس کے لئے بہبود کے کام کرتا ہے۔ خدا کرے کہ ہم ان اشعار کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال سکیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

شیخ عبدالقادر

ملکِ عرب کا تعارف

محترم شیخ عبدالقادر صاحب مزید لکھتے ہیں:-

روایات کے اختلاف کی بناء پر ۱۷ یا ۲۵ سال کی عمر میں حضرت عبداللہ کی شادی قریش کے ایک معزز قبیلہ بنو زہرہ کی ایک شریف خاتون حضرت آمنہ بنت وہب سے ہوئی۔ شادی کو ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ حضرت عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ کو ایک تجارتی قافلہ کے ساتھ شام کے ملک کو روانہ کیا۔ واپسی پر بیمار ہو کر یثرب میں اپنے رشتہ داروں کے پاس ٹھہر گئے اور گو اپنی بیماری کا حال حضرت عبدالمطلب کو پہنچا دیا لیکن ابھی ان کا بیٹا حارث آپ کو لینے کے لئے یثرب نہیں پہنچا تھا کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ اور اس طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی شکم مادر میں ہی تھے کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یتیم ہو گئے۔

حضرت عبداللہ نے اپنے اس بچہ کے لئے جس نے سردار دو جہان بننا تھا۔ جو ترکہ چھوڑا وہ بھی قابل ذکر ہے یعنی پانچ اونٹ چند بکریاں اور ایک لونڈی ام ایمن۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش میں ابھی باون یا ایک روایت کی رو سے پچپن روز باقی تھے کہ عرب میں ایک عجیب واقعہ رونما ہوا۔ کہتے ہیں ابرہۃ الاشرم نے جو ان دنوں حبشہ کی عیسائی حکومت کے ماتحت والی یمن تھا۔ کعبہ کی طرف اہل عرب کا رجوع دیکھ کر چاہا کہ لوگ وہاں جانا چھوڑ دیں اور خود یمن میں ایک معبد تیار کیا۔ جس کی طرف آنے کی لوگوں کو دعوت دی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ایک منچلے عرب کو یہ بات بہت بری لگی اور اس نے موقعہ پا کر اس معبد میں پاخانہ پھر دیا۔ جس سے ابرہۃ الاشرم سخت برافروختہ ہوا۔ اور ہزاروں کا ایک جرار لشکر لے کر کعبہ کے مسمار کرنے کے لئے مکہ کی طرف عازم سفر ہوا۔

قریش کو جب اس کا علم ہوا تو وہ سخت گھبرائے اور حضرت عبدالمطلب کو ابرہہ کے پاس بطور وفد روانہ کیا حضرت عبدالمطلب کی شکل و شباہت اور وجاہت کا ابرہہ پر بہت اثر ہوا۔ چنانچہ اس نے بڑی عزت کی اور بذریعہ ترجمان آنے کی وجہ دریافت کی حضرت عبدالمطلب جو غالباً پہلے ہی طرز گفتگو کو سوچ کر آئے تھے۔ بولے کہ آپ کے لشکر نے میرے اونٹ پکڑ لئے ہیں وہ مہربانی کر کے مجھے واپس دلوا دئے جائیں ابرہہ نے اونٹ تو واپس دلوا دیئے لیکن حضرت عبدالمطلب کی وجاہت اور قابلیت کا جو اثر اس پر تھا۔ وہ سب جاتا رہا اور سخت متحیر ہو کر بولا کہ:-

"میں تمہارے کعبہ کو مسمار کرنے آیا ہوں اور تمہیں اپنے اونٹوں کی فکر پڑی ہوئی ہے"

حضرت عبدالمطلب نے بالکل بے پروائی کے انداز میں جواب دیا کہ "میں تو صرف ان اونٹوں کا مالک ہوں اس لئے مجھے ان کی فکر ہے مگر اس گھر کا بھی ایک مالک ہے وہ خود اس کی فکر کر لے گا"۔

ابرہہ اس جواب کو سن کر آگ بگولا ہو گیا۔ اور فوراً بولا۔ "اچھا پھر میں دیکھوں گا

باقی صفحہ ۵ پر

مطالعہ کتب

مولانا عبدالباسط شاہد

سلسلہ احمدیہ

"سلسلہ احمدیہ" جماعتی تاریخ جماعت کی غرض و غایت۔ جماعت کی امتیازی خوبیاں جماعت کی خدمات کے متعلق ایک نہایت مربوط و حسین مرقع ہے۔

اس کتاب کے بلند پایہ عظیم الشان مصنف حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے اس رسالہ کی ضرورت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"سلسلہ احمدیہ کے متعلق اس وقت تک بہت سی کتب لکھی گئی ہیں جن میں سے بعض نہایت بلند پایہ رکھتی ہیں لیکن باوجود اس کے جماعت کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے پیش نظر یہ ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے متعلق ایک ایسا رسالہ لکھ کر شائع کیا جائے جس میں اختصار اور وضاحت کے ساتھ بانی سلسلہ کے مختصر حالات' سلسلہ کی مختصر تاریخ۔ سلسلہ کے مخصوص مذہبی عقائد۔ سلسلہ کا نظام' سلسلہ کی موجودہ وسعت' سلسلہ کے مستقبل کی امیدیں وغیرہ بیان کی جائیں تا کہ اگر خدا چاہے تو یہ رسالہ دو رنگ میں مفید ہو سکے اول- وہ ان .... محققین کے کام آ سکے جو سلسلہ احمدیہ کے متعلق مذہبی اور علمی بحثوں میں پڑنے کے بغیر عام تاریخی رنگ میں مختصر مگر صحیح اور مستند معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

دوم- وہ ان نو احمدیوں اور نو عمر پیدائشی احمدیوں کے لئے بھی مفید ہو سکے جو سلسلہ احمدیہ میں نئے نئے داخل ہونے کی وجہ سے یا اپنی کم عمری یا مطالعہ کی کمی کی وجہ سے ابھی تک سلسلہ کی اصلی غرض و غایت اور اس کے مخصوص مذہبی عقائد اور اس کی تاریخ سے ناواقف ہیں۔"

اسی سلسلہ میں حضرت میاں صاحب نے یہ بھی تحریر فرمایا'

"ایک عرصہ سے میری یہ خواہش تھی کہ سلسلہ احمدیہ کی تاریخ... کے متعلق ایک مختصر مگر جامع رسالہ تصنیف کر کے ہدیہ ناظرین کروں ..... اب جب ..... جوبلی (۱۹۳۹ء ناقل) کا موقعہ آیا تو میرے دل کی یہ پرانی آرزو پھر تازہ ہو گئی اور میں نے خدا کی مدد پر بھروسہ کرتے ہوئے اسے پورا کرنے کا تہیہ کر لیا۔"

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جماعت کے لٹریچر میں "سلسلہ عالیہ احمدیہ" نام کی ایک کتاب موجود ہے مگر وہ حضرت مولانا چوہدری محمد شریف کی تالیف ہے اور زیر نظر کتاب سلسلہ احمدیہ سے الگ ایک مستقل کتاب ہے۔

مظہر قدرت ثانیہ حضرت مولانا نور الدین کا ذکر کرتے ہوئے حضرت میاں صاحب فرماتے ہیں۔

"حضرت مولانا نور الدین صاحب جو حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے رشتہ داروں میں سے نہیں تھے۔ جماعت کے بزرگ ترین احباب میں سے تھے اور اپنے علم و فضل اور تقویٰ و طہارت میں جماعت کے اندر عدیم المثال حیثیت رکھتے تھے۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کی سب سے اول نمبر پر بیعت کی تھی اور حضرت صاحب آپ کو اپنے خاص الخاص دوستوں اور محبوں میں شمار کرتے تھے اور تمام جماعت احمدیہ میں آپ کا ایک خاص مقام اور رعب تھا۔ حضرت مولوی صاحب دینی علم میں کامل ہونے کے علاوہ علم طب اور دیگر علوم شرقیہ میں نہایت بلند پایہ رکھتے تھے اور قادیان آنے سے قبل مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر کے دربار میں بطور شاہی طبیب کام کر چکے تھے۔"

حضرت مولانا نور الدین کی وفات اور قدرت ثانیہ کی دوسری جلوہ نمائی کا نہایت موثر و دلنشین رنگ میں ذکر کرنے کے بعد حضرت میاں صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"اے جانے والے! تجھے تیرا پاک عہد مبارک ہو کہ تو نے اپنے امام و مطاع۔ کی امانت کو خوب نبھایا اور ... کی بنیادوں کو ایسی آہنی سلاخوں سے باندھ دیا کہ پھر کوئی طاقت اسے اپنی جگہ سے ہلا نہ سکی۔ جا اور اپنے آقا کے ہاتھوں سے مبارکباد کا تحفہ لے اور رضوان یار کا ہار پہن کر جنت میں ابدی بسیرا کر اور اے آنے والے تجھے بھی مبارک ہو کہ تو نے سیاہ بادلوں کی دل ہلا دینے والی گرجوں میں مسند پر قدم رکھا اور قدم رکھتے ہی رحمت کی بارشیں برسا دیں۔ تو ہزاروں کانپتے ہوئے دلوں میں سے ہو کر تخت امامت کی طرف آیا اور پھر صرف ایک ہاتھ کی جنبش سے ان تھراتے ہوئے سینوں کو سکینت بخش دی۔ آ اور ایک شکور جماعت کی ہزاروں دعاؤں اور تمناؤں کے ساتھ ان کی سرداری کے تاج کو قبول کر۔ تو ہمارے پہلو سے اٹھا ہے مگر بہت دور سے آیا ہے۔ آ اور ایک قریب رہنے والے کی محبت اور دور سے آنے والے کے اکرام کا نظارہ دیکھ

جماعت احمدیہ کے مستقبل کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

پس سلسلہ احمدیہ کی ترقی ایک پودا کی طرح بہت آہستہ آہستہ مقدر ہے۔ مگر یہ ترقی ایسے رنگ میں ہونے والی ہے کہ دوست و دشمن اس کی اٹھان میں اس کے مستقبل کی کسی قدر جھلک دیکھ سکیں گے۔

چنانچہ ہمارے ناظرین دیکھ سکتے ہیں کہ اس وقت تک جو سلسلہ احمدیہ پر پچاس سال گزر رہے ہیں (اب تو اللہ کے فضل سے سو سال گزر چکے ہیں اور تدریجی ترقی کے شاندار نظارے ہمارے سامنے ہیں) خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے ساتھ بعینہٖ یہی سلوک فرمایا ہے

☆☆☆☆☆

الفضل میں اشتہار دے کر تجارت کو فروغ دیں

جذباتِ محبت

محترم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب سابق ڈائریکٹر نیشنل ایجوکیشنل کونسل اسلام آباد لکھتے ہیں۔

وہ جو نشانہ باندھے ہوئے بیٹھے تھے انہیں وقتی طور پر خوش ہونے کا اور ہمیں سجدہ ریز ہو کر گڑگڑانے کا موقعہ ملا۔ اس خبر نے خاصا جھنجھوڑ کے رکھ دیا مگر آپ کے پائے ثبات میں نہ لغزش آئی نہ چہرے کی مسکراہٹ میں خلل۔ لوگ خاموش کرنے کو آئے آپ وجد میں آ گئے اور اللہ کی حمد کے خوب خوب راگ الاپے۔ ہمارے لئے آزمائش کی گھڑی بھاری تھی۔ دعا کی اور بہت دعا کی۔ حتیٰ کہ اللہ میاں سے ایک بار یہ بھی کہہ دیا کہ میرے مولا اس گناہگار کی دعا تو نے محترم قریشی صاحب کے لئے کی گئی' سن لی اب کے بھی سن لے۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ یہ سب معرکے سر ہوئے تو حضرت صاحب کی دعاؤں اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل۔ مگر یہ خاکسار بھی اللہ کے حضور عرض تو کر سکا۔ بہرحال (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) ایک مشکل مرحلہ سے نجات ملی۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی آپ اور دوسرے رفقاء کا حامی و ناصر ہو۔

☆☆☆☆☆

مکرمہ قانتہ ثریا صاحبہ لکھتی ہیں۔

آپ کو امتحان عظیم سے واپسی مبارک صد مبارک۔ آپ کی اسیری کی خبر کا صدمہ تو ہر احمدی کے لئے بجلی بن کر گرا ہو گا مگر جو صدمہ میں نے محسوس کیا وہ کچھ اپنی ہی نوعیت کا تھا۔ اللہ اللہ روح تک اللہ تعالیٰ کے حضور کچھ عجیب انداز سے سجدہ ریز رہی۔ آپ کی اور محترمہ بھابھی صاحبہ کی تصویر تھی کہ آنکھوں کے آگے سے ہٹائے نہ ہٹتی تھی اور دعائیں تھیں کہ شاید خدا خود کروا رہا تھا۔ اس بارگاہ ایزدی میں ہزار ہزار شکر کہ جس نے بے انتہا کرم اور رحم کے ساتھ سب کی شب خیز دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس کڑے امتحان سے سرخ رو کر کے عید سے قبل ہی گھر واپس لوٹا دیا۔ بس پوری جماعت کی ہی عید ہو گئی۔

مگر آپ کی ناسازی طبع کا پڑھ کر تشویش بدستور ہے۔ شکر ہے کہ آپ ہسپتال سے گھر واپس آ گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ جیسے مجاہدوں کو غیر معمولی صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آپ آسمان احمدیت کے درخشندہ ستارے ہیں اور گلشن احمدیت میں آپ جیسوں کے دم سے بہاریں ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بحفاظت تمام صحت و سلامتی سے رکھے۔

آپ کے قطعات کی بہاریں تو اپنے اندر ہر خوشبو دلفریب انداز میں لئے ہوئے تھیں۔ میں تو اپنی ستائش کو احاطہ تحریر میں بھی نہیں لا سکتی۔

☆☆☆☆☆

محترم مولانا عبدالمغنی زاہد صاحب بو (سیرالیون) سے لکھتے ہیں

اخبار میں آپ کی گرفتاری کی خبر پڑھ کر بہت پریشانی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ صحت سے رکھے۔ خدا کرے میرا یہ خط ملنے سے پہلے آپ گھر تشریف لا چکے ہوں۔ محترم آغا صاحب۔ مکرم ناز صاحب۔ مکرم قاضی صاحب مکرم چوہدری ابراہیم صاحب سب دوستوں کو میرا سلام عرض کر دیں۔ ہم سب آپ کے لئے دن رات دعائیں کر رہے ہیں میں نے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو بھی تفصیل سے اس واقعہ کی اطلاع دی تھی۔ بعد میں بہت سے دوست ملنے آتے رہے۔ اور خصوصاً"

باقی صفحہ ۶ پر

فرحت واکر

محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر

میرے پیارے اباجان مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر ۲۷ جنوری ۱۹۷۲ء کو وفات پا گئے تھے۔ وفات سے چند ماہ قبل تک "الفضل" کے ایڈیٹر کے طور پر کام کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ۲۵ سال تک الفضل کی خدمت کی توفیق بخشی۔ اباجان نے ۱۹۴۰ء میں احمدیت قبول کی۔ ابا ادیب اور شاعر تھے' پڑھے لکھے طبقے سے تعلقات رکھتے تھے' علماء وقت سے بھی بات چیت رہتی تھی اور احمدیت کی مخالفت میں ان کے ساتھ مل کر پیش پیش تھے' لیکن چونکہ حقیقت کی تلاش میں رہتے تھے اور مخالفت برائے مخالفت کے قائل نہ تھے اس لئے تحقیق کی غرض سے قادیان گئے اور وہاں جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی راہنمائی فرمائی جس کے نتیجہ میں ان کی زندگی میں عظیم روحانی انقلاب برپا ہوا۔ پھر تو وہ سیالکوٹ میں بیٹھ کر قادیان کے لئے تڑپنے لگے اور "الفراق" جیسی نظمیں لکھیں۔

احمدیت کی وجہ سے آپ کے اندر ایک عظیم روحانی تغیر پیدا ہوا تھا اور اپنی تمام صلاحیتیں احمدیت کی خدمت میں صرف کرنا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس جذبہ کو قبول فرمایا اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے آپ کو الفضل کی ادارت کے لئے چن لیا۔ آپ سیالکوٹ سے قادیان اپنے محبوب آقا کے قدموں میں آبسے اور دل و جان سے خدمت دین میں مصروف ہو گئے اور نہایت جاں فشانی سے کام کیا۔ پھر ملک کا بٹوارہ ہوا۔ پاکستان اور بھارت وجود میں آئے۔ قادیان سے نقل مکانی ہوئی اور الفضل بڑے ہی کڑے مراحل سے گزرا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قدم' ہر موڑ پر نصرت فرمائی اور الفضل ترقی کی منازل طے کرتا رہا اور احمدیت کے عظیم الشان مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اہم رول ادا کرتا رہا۔ ابا کو اس کی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔

ابا کی وفات کو ۲۲ سال کا عرصہ گذر گیا ہے۔ میرے بچپن اور ناسمجھی کا زمانہ ابا کی بیماری اور کمزوری صحت کے ساتھ ساتھ گزرا۔ وہ بعض عوارض میں مبتلا تھے جو ہمیشہ ساتھ رہے۔ بعض دفعہ اس میں شدت پیدا ہو جاتی۔ کوئی اور تکلیف بھی ساتھ آن ملتی۔ ان سب بیماریوں کے باوجود ایک بات میرے ذہن پر نقش ہے وہ یہ کہ کبھی بھی اپنی بیماری کو اپنے دفتری فرائض میں حائل نہیں ہونے دیا۔ بہت پابندی سے دفتر جاتے اور اپنے سب فرائض کو نہایت احسن رنگ میں انجام دیتے۔ بعض دفعہ ساری رات بہت تکلیف میں جاگتے ہوئے گزرتی لیکن صبح دفتر جانے کے لئے تیار ہوتے۔ الفضل سے کچھ ایسی محبت تھی کہ ذرا سی جدائی بھی برداشت نہ کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میری تو تمنا یہ ہے کہ اس وقت جان نکلے جب میں الفضل کا ایڈیٹوریل لکھ رہا ہوں۔ کام میں کچھ ایسی محویت ہوتی کہ کوئی شور یا کسی کا آنا جانا بھی اس محویت میں مخل نہ ہو سکتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ بے حد سادہ طبیعت تھی۔ اپنے سب کام خود کرنے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ بہت کم کسی اور کو تکلیف دیتے۔ کھانا پینا' لباس' رہائش نہایت سادہ تھی۔ اگرچہ بہت اچھے ذوق کے مالک تھے لیکن جو بھی میسر آیا اس پر قانع رہے۔ بے حد خوش اور مطمئن۔ کبھی کسی چیز کا لالچ نہیں کیا۔ اپنی معمولی تنخواہ کو اپنی ضروریات کے لئے کافی سمجھتے۔ اگر کبھی کسی ذریعہ سے خدا تعالیٰ کوئی رقم عطا فرماتا تو فوراً چندہ میں دے دیتے اور گھریلو ضروریات کے لئے خرچ نہ کرتے۔ اپنی ضروریات کو نہایت محدود رکھا۔ فضول خرچی کو پسند نہ کرتے۔ اپنا زیادہ تر وقت مطالعہ میں صرف کرتے۔ خرابی صحت کی وجہ سے زیادہ باہر نہ جاتے لیکن اگر کوئی ملنے کے لئے آتا تو بے حد خوشی کا اظہار کرتے اور دوبارہ آنے کی تاکید کرتے۔

فارغ وقت میں باغبانی میں مصروف رہتے۔ بہت محنت کرتے۔ میں اس وقت بھی چشم تصور سے اپنے گھر کے آنگن میں پھول اور پھلوں کے پودوں کے ساتھ ساتھ مکئی اور دھان کی فصلیں بھی لہلہاتی ہوئی دیکھ سکتی ہوں۔

ابا کو کھانا بنانے کا بھی بہت شوق تھا۔ اگرچہ موقعہ کم ہی ملتا لیکن جب کبھی مل جاتا تو ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ بہت اچھا کھانا بناتے تھے۔ ابا کو امامت سے غیر معمولی عشق اور محبت تھی۔ زندگی کے آخری لمحوں تک اس جذبہ سے سرشار رہے۔ امام وقت کی محبت اور دعاؤں کو اپنا سرمایہ حیات سمجھتے تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی طرف سے کوئی تحفہ ملتا یا خوشنودی کا خط آتا تو چہرہ خوشی سے تمتما اٹھتا۔ کئی کئی دن اس خوشی میں سرشار رہتے۔ میں نے کبھی بھی انہیں اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا ایسے موقعوں پر۔ بار بار ہمیں بھی بتایا کرتے کہ دیکھو کتنے خوش نصیب ہیں ہم کہ امام جماعت کی محبت اور دعائیں ملی ہیں اور انہوں نے ہمیں یاد کیا۔

اللہ تعالیٰ پر انتہائی توکل تھا۔ کبھی انہیں مایوس نہیں دیکھا۔ ہمیشہ ہر حال میں خوش رہتے اور بے چینی اور گھبراہٹ کا اظہار نہ کرتے تھے۔ دعاؤں پر بہت یقین تھا۔ ایک دفعہ اپنے سارے کلام کو اکٹھا کر کے کہیں رکھ دیا اور بھول گئے۔ جب ضرورت پڑی تو ڈھونڈنے لگے۔ لیکن تلاش بسیار کے باوجود کاغذات نہیں ملے۔ نماز میں نہایت درد دل سے دعا کی۔ نماز ختم کرنے کے بعد سیدھے اس جگہ پہنچے جہاں سب کاغذات اکٹھے رکھے ہوئے تھے اور خدا کا شکر ادا کیا۔

اسی طرح ایک دفعہ میرا بھائی شدید بیمار ہو گیا۔ بچنے کی امید نہیں تھی۔ سخت پریشانی کا عالم تھا۔ ابا نے علیحدہ جا کر نہایت گریہ وزاری سے دعائیں کرنی شروع کیں اور اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ بھائی کی طبیعت سنبھل نہیں گئی۔

ابا کو اپنی زندگی میں بہت سی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن نہایت ہمت سے ان کا مقابلہ کیا۔ کبھی حوصلہ نہیں ہارا۔ کبھی اپنے دکھ اور کرب کا اظہار نہیں کیا۔ بعض دفعہ دل بہت بے چین بھی ہوتا لیکن اپنی کیفیت پر کچھ اس انداز سے قابو پالیتے کہ کوئی دل کا حال نہ جان سکتا۔ راتیں اکثر جاگ کر اضطراب اور دعامیں گزارتے۔ مگر صبح کو سب بے چینی اور بے قراری دل کی گہرائیوں میں چھپا کر ایسے پر سکون ہو جاتے جیسے کسی طوفان سے آشنا ہی نہ ہوں۔ الفضل سے رخصت ملنے کے بعد ان بے چینیوں میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ بہت اداس رہتے۔ ایسے لگتا تھا کہ زندگی کا مقصد ہاتھ سے چھوٹ گیا ہو۔ دفتر سے کوئی ملنے آ جاتا تو جیسے زندگی کی لہر دوڑ جاتی۔ بار بار کہا کرتے کہ اب کیا کروں کچھ کرنے کو باقی نہیں رہا۔ پھر علیل ہو گئے اور اسی علالت میں اپنی جان' جان آفریں کے سپرد کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندگی میں ہی اچھے انجام کی خوشخبری دے دی تھی۔ آخری بیماری میں بار بار بہت ہی اطمینان اور سکون سے فرمایا کرتے تھے Danger Over یعنی خطرہ ٹل گیا۔

عجیب اتفاق ہے کہ ابا نے احمدیت بھی عیدالاضحیٰ کے روز قبول کی تھی اور ان کی وفات بھی عید کے روز ہی ہوئی۔ جس دن وفات پائی اس دن یہ فی البدیہہ رباعی لکھی۔

عید قرباں ہے اور آج تنویر
مجھ پر ہے فضل رب سبحانی
پیش کرتا ہوں قلب و روح و دماغ
کاش منظور ہو یہ قربانی

اس کے بعد ایک شعر میں اپنی اس حسرت کا اظہار فرمایا۔

عید قربان ہے پر عید کے سامان کہاں
جان قربان کروں' تن میں مگر جان کہاں

اللہ تعالیٰ میرے ابا کی قلب و روح و جسم و جان کی قربانی قبول فرمائے اور انہیں غریق رحمت فرمائے اور ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن ۱۴۔جنوری ۹۴ء)

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ ۳

کہ اس گھر کا مالک مجھے اس گھر سے کس طرح روکتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنا لاؤ لشکر لے کر آگے بڑھا مگر خدائی تصرف ایسا ہوا کہ اس کے لشکر میں چیچک کی خطرناک وبا پھوٹ پڑی۔ جس سے اس کا لشکر تباہ ہو گیا۔ قرآن شریف میں اس واقعہ کا ذکر سورہ فیل میں آتا ہے۔

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب الفیل کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا۔ کیا اس نے ان کی تجاویز کو خاک میں نہیں ملا دیا؟ اس نے ان پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیجے جو ان پر سنگریزے مارتے تھے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک بوسیدہ بھوسے کی طرح کر دیا۔

چونکہ ابرہہ کی فوج میں ہاتھی بھی تھے۔ اور یہ قریش کے لئے ایک نئی اور عجیب چیز تھی۔ اس لئے انہوں نے لشکر کا نام اصحاب الفیل رکھ دیا اور سال کا نام عام الفیل رکھا۔ اصحاب الفیل کی تباہی سے کعبۃ اللہ کی عزت اور قریش کا رعب بہت بڑھ گیا۔ اور عرب کے دوسرے قبائل انہیں پہلے سے بھی زیادہ عزت و احترام کی نظر سے دیکھنے لگے۔

غالباً اس واقعہ کے دکھانے سے اللہ تعالیٰ کو یہ مدنظر تھا کہ کعبہ ایک کونے کا پتھر ہے جو اس پر گرے گا وہ بھی تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اور جس پر یہ گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا۔

ملک سلطان احمد معلم وقف جدید

خدمتِ خلق

اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خدمت خلق سر انجام دینے والے یقیناً ماضی اور مستقبل کے سردار بنائے جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں خدمت خلق کے کام سرانجام دے رہی ہے۔ خاکسار صرف طبی خدمت خلق کا مختصر ذکر کرے گا۔ جماعت احمدیہ کا ایک مرکزی ہسپتال فضل عمر ہسپتال ہے جس سے علاقہ کے ہزاروں لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں غریب اور نادار مریضان کا مفت علاج ہوتا ہے اور علاقہ کے لوگ خصوصاً غریب لوگ دل سے دعائیں دیتے ہیں۔

ہومیو پیتھک کے ذریعہ خدمت خلق اسی طرح ہمارے پیارے موجودہ امام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے دفتر وقف جدید میں ایک فضل عمر ہومیو پیتھک ڈسپنسری جاری فرمائی۔ جس سے ایک کثیر تعداد روزانہ فیض یاب ہو رہی ہے پیارے آقا نے معلمین وقف جدید کو بھی جب حضرت صاحب ناظم ارشاد وقف جدید تھے ہومیو پیتھک کے ذریعہ خدمت خلق سرانجام دینے کی طرف توجہ دلائی۔ عاجز بھی حضرت صاحب کا ممنون احسان ہے پیارے آقا خود پڑھاتے اور کتابیں لے کر دیں۔

خدمت خلق افریقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ کے مختلف ملکوں میں نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت جماعت احمدیہ کو طبی خدمات کی بہت توفیق ملی اللہ تعالیٰ نے احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھوں میں دست شفا بھی عطا فرمائی۔ ایسے کئی تجربات احمدی ڈاکٹروں کو حاصل ہوئے۔ بلکہ بعض حکومت کے افسر اور بعض بڑے بڑے امراء احمدیہ کلینک میں آنے لگے جب ایسے لوگوں سے کوئی سوال کرتا کہ تم بہتر طبی سہولت اور اعلیٰ انتظام کے باوجود احمدیہ ہسپتال کیوں آئے تو انہوں نے جواب دیا۔ یہاں پر دعا کرنے والے احمدی ڈاکٹر ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے فضل سے احمدی ڈاکٹروں کو دست شفا کی خاص برکت عطاء کی ہوئی ہے۔

وقف عارضی خدا تعالیٰ کے فضل سے بعض چوٹی کے احمدی ڈاکٹر وقف عارضی کرتے ہیں اور مخلوق خدا کی خدمت کرتے ہیں۔ بلکہ بعض چوٹی کے آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر اور دیگر۔ بنی نوع انسان کے آپریشن وغیرہ مفت کرتے ہیں۔

اس طرح پاکستان کے بعض شہروں اور دیہات میں فری ڈسپنسریاں جاری ہیں۔ سیدنا حضرت بانی سلسلہ بھی بنی نوع انسان کی طبی طور پر بہت خدمت سر انجام دیتے۔ حضرت بانی سلسلہ اپنی جیب خاص سے قیمتی ادویات منگوا کر رکھتے قادیان کے ازدگرد کے غریب لوگ آتے اور آپ مفت ادویات عطا فرماتے۔ کبھی کوئی دوائی کبھی کوئی نکال کر اردگرد سے آنے والے مریضوں کو مفت دے دیتے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا حضور یہ تو بڑا زحمت کا کام ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ بھی خدمت خلق ہے۔ یہ غریب لوگ ہیں۔ یہاں کوئی ہسپتال نہیں ان کی خاطر میں ادویات لاکر رکھتا ہوں صاحب ایمان کو ایسے کاموں میں سست نہیں ہونا چاہئے۔

یہ خدمت خلق اب خدا تعالیٰ کے فضل سے دن بدن پھیل رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے کئی خدمت خلق کے مراکز کھل رہے ہیں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع روحانی بیماریوں کے علاج کے ساتھ جسمانی بیماریوں کا علاج کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بنی نوع انسان کی بہتر سے بہتر رنگ میں جماعت احمدیہ کو خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ ۴

آپ سے تعلق کی وجہ سے اپنی فکر و پریشانی کا اظہار کرتے رہے۔ سب احباب آپ کے لئے اور سب اسیران راہ مولا کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی اعزاز عطا فرمایا ہے۔ احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام میں حضرت صاحب کی زبان مبارک سے آپ کا ذکر خیر بھی سنا اور حضرت صاحب نے آپ کا خط بھی پڑھ کر سنایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر و ہمت دے۔ صحت سے رکھے۔ لمبی کام کرنے والی عمر عطا فرمائے۔ پیارے آغا صاحب کو خصوصاً "سلام۔

☆☆☆☆☆

مکرم فاروق احمد صاحب لاہور سے لکھتے ہیں

آپ کے اوپر جو آزمائش کا وقت آیا اس کی وجہ سے بہت تکلیف رہی۔ مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے کہا کہ آپ کو اپنا کوئی فکر نہیں بلکہ آپ کو ان لاکھوں لوگوں کا فکر ہے جو آپ کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور آپ رہا ہو گئے۔ آپ کی طبیعت کی ناسازی کا پڑھ کر دعا کی اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین

☆☆☆☆☆

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر ۲۹۴۶۵ میں بریرہ بیگم زوجہ عبدالرشید منگلا قوم منگلا پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی ساکن ۲۰-۵ دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- حق مہر ذمہ خاوند ۲۰۰۰ روپے ۲- زیورات طلائی وزنی اڑھائی تولہ مالیتی ۱۰۰۰۰ روپے ۳- سلائی مشین مالیتی ۱۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بریرہ بیگم زوجہ عبدالرشید منگلا صاحب ۲۰-۵ دارالرحمت شرقی الف ربوہ گواہ شد نمبر ۱ عبدالرشید منگلا وصیت نمبر ۲۲۰۷۷ گواہ شد نمبر ۲ عبدالحکیم وصیت نمبر ۱۰۷۰۹۔

مسل نمبر ۲۹۴۶۶ میں خان عبداللہ خان ولد خان فقیر علی خان قوم گگے زئی افغان پیشہ عمر ۷۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- مکان نمبر ۲۱-۲۵ واقع دارالرحمت شرقی الف ربوہ مالیتی اندازاً ۵۰۰۰۰۰ روپے ۲- مکان نمبر ۱۲-۷ فضل عمر مارکیٹ دارالرحمت غربی ربوہ اندازاً مالیتی ۵۰۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰ روپے ماہوار آمد از جائیداد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خان عبداللہ خان ولد خان فقیر علی خان نسیم منزل ۲۱-۲۵ دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر ۱ خلیفہ صباح الدین دارالیمن ربوہ گواہ شد نمبر ۲ جمیل احمد خان وصیت نمبر ۲۵۷۶۸۔

مسل نمبر ۲۹۴۶۷ میں ملک محمد انور ندیم ولد ملک محمد اسحق ساقی قوم چغتائی پیشہ میل نرس عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی ساکن کوارٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۲۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں اس وقت مجھے مبلغ ۱۷۵۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک محمد انور ندیم کوارٹر نمبر ۲۱۵ فضل عمر ہسپتال ربوہ گواہ شد نمبر ۱ مرزا محمد اکرم وصیت نمبر ۲۴۲۷۷ گواہ شد نمبر ۲ منیر احمد ولد حشمت اللہ کوارٹرز فضل عمر ہسپتال ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۴۶۸ میں رضیہ خانم زوجہ عبدالصمد خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی ساکن ۵-۱ دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۲۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- ایک عدد مکان رقبہ ایک کنال ۳ مرلے دارالصدر غربی ربوہ مالیتی ۲۶۵۰۰۰ روپے۔ ۲- طلائی زیورات دو تولے قیمت ۹۰۰۰ روپے ۳- حق مہر ۴۰۰۰ روپے وصول شدہ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رضیہ خانم اہلیہ عبدالصمد خان ۵-۱ دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۱ عبدالصمد خان خاوند موصیہ دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۲ محمد سلطان اکبر دارالصدر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۴۶۹ میں عائشہ منصورہ عاشی بنت مرزا احمد عتیق ولد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی ساکن کنری (سندھ) ضلع عمرکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۲۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عائشہ منصورہ بنت مرزا احمد عتیق ذکی میڈیکل سٹور کنری ضلع عمرکوٹ سندھ گواہ شد نمبر ۱ مرزا احمد عتیق وصیت نمبر ۲۲۱۷۴ گواہ شد نمبر ۲ کرامت اللہ خادم وصیت نمبر ۱۸۷۷۰۔

مسل نمبر ۲۹۴۷۰ میں صادقہ منورہ بنت مرزا احمد عتیق قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری (سندھ) ضلع عمرکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۳۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صادقہ منورہ بنت مرزا احمد عتیق ذکی میڈیکل سٹور کنری ضلع عمرکوٹ (سندھ) گواہ شد نمبر ۱ مرزا احمد عتیق وصیت نمبر ۲۲۱۷۴ گواہ شد نمبر ۲ کرامت اللہ خادم وصیت نمبر ۱۸۷۷۰۔

مسل نمبر ۲۹۴۷۱ میں صبیحہ ناز زوجہ ملک عبدالحی عابد قوم شیغم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی ساکن شالامار ٹاؤن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۰-۱۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زیورات طلائی پونے آٹھ تولے مالیتی ۲۸۰۰۰ روپے ۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صبیحہ ناز شالامار ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر ۱ محمد اشرف بلال وصیت نمبر ۲۲۴۴۲ گواہ شد نمبر ۲ محمد رانا منظور احمد وصیت نمبر ۱۵۰۶۰۔

مسل نمبر ۲۹۴۷۲ میں خالد محمود ولد چوہدری سلطان احمد قوم وریا راجپوت پیشہ مزدوری عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی ساکن چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۳-۲۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ ترکہ بیوی زیور طلائی ۵ تولہ ۲۔ نقد ۶۰۰۰ جرمن مارک ۳۔ رہائشی پلاٹ واقع دارالرحمت شرقی ربوہ مالیتی ساڑھے چار لاکھ روپے کا ۱/۳ حصہ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰۰ جرمن مارک ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خالد محمود وریا چک نمبر ۳۷ ج ب ضلع سرگودھا حال جرمنی گواہ شد نمبر ۱ اعجاز احمد ولد لطیف احمد جرمنی گواہ شد نمبر ۲ ذوالفقار علی بھٹی ولد چوہدری سردار خان جرمنی۔

مسل نمبر ۲۹۴۷۳ میں کرم الٰہی احمدی ولد میاں فضل الٰہی صاحب قوم کھوکھر پیشہ درزی عمر ۶۶ سال بیعت پیدائشی ساکن محلہ حاجی پورہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان ترکہ والد مالیتی اڑھائی لاکھ روپے جس کے وارث والدہ صاحبہ تین بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت درزی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد کرم الٰہی احمدی محلہ حاجی لالہ موسیٰ گواہ شد نمبر ۱ ضیاء الدین نائب صدر جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ گواہ شد نمبر ۲ مرزا منظور احمد شاد ولد میاں نور عالم لالہ موسیٰ۔

مسل نمبر ۲۹۴۷۴ میں محمد رشید ولد محمد شریف قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۲۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ ۱۲۰ مربع گز مالیتی ساڑھے چار لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد رشید ۳۳۔اے شیٹ نمبر ۲۶ ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر ۱ محمد ساجد قمر وصیت نمبر ۲۱۵۱۱ گواہ شد نمبر ۲ حفیظ احمد مختار ۳۰۔اے شیٹ نمبر ۲۶ ماڈل کالونی کراچی۔

مسل نمبر ۲۹۴۷۵ میں شاہد احمد طور ولد مبارک احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی ساکن شاہ تاج شوگر ملز بمقام منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع احمد نگر مالیتی ۸۰۰۰۰ روپے جس کے وارث سات بھائی دو بہنیں اور والدہ حصہ دار ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شاہد احمد طور شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین گواہ شد نمبر ۱ مبشر محمود ولد ریاض احمد شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین گواہ شد نمبر ۲ سید خلیل احمد وصیت نمبر ۲۶۲۶۱۔

پتہ درکار ہے

○ مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب باجوہ ولد چوہدری نبی بخش صاحب باجوہ ساکن چک نمبر ۲۲۔ جی ڈی ضلع ساہیوال کا دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہیں۔ موصی اگر خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو دفتر وصیت کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

○ مکرمہ جمیلہ خانم صاحبہ وصیت نمبر ۱۳۰۲۹ زوجہ محمد عبداللہ صاحب نے ۵۵ سال کی عمر میں ۱۹۵۱ء میں چک نمبر 50/12-L ضلع ساہیوال سے وصیت کی تھی موصیہ کا آخری ایڈریس C/O مکرم مبشر احمد صاحب قیصرانی مکان نمبر ۱۸۶ آصف سکوائر سہراب گوٹھ کراچی ہے۔ موصیہ اگر خود پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ ایڈریس کے بارہ میں علم ہو تو دفتر وصیت کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ ۱

لوگوں سے تھا اور آخرت میں بھی۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دنیا میں کیسی ذلت ہو۔ آخرت میں عزت ہو۔ اور بعض آخرت میں کسی عزت کے طالب نہیں یا تھوڑی چیز پر اپنا خوش ہو جانا بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ کوئی بزرگ لکھتے ہیں کہ ہمیں تو بہشت میں پھونس کا مکان کافی ہے اور دنیا کے متعلق لکھا ہے کہ یہاں کفار کوٹھیوں میں رہتے ہیں۔ ایمان داروں کے لئے کچے مکانوں میں رہنا ان کی ہتک ہے اب میں پوچھتا ہوں کہ جب اس دنیا میں وہ اپنی ہتک پسند نہیں کرتا تو اس عالم میں اپنا ذلیل حالت میں رہنا اسے کس طرح پسند ہے۔ یہ خیال ابراہیمی چال کے خلاف ہے۔

ابراہیمؑ نے جن باتوں سے یہ انعام پایا کہ دنیا و آخرۃ میں برگزیدہ اور اعلیٰ درجہ کا معزز انسان ہوا وہ بہت لمبی ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایک ہی لفظ میں سب کو بیان فرما دیا۔ کہ (جب اس کے رب نے اس کہا کہ فرمانبرداری اختیار کرو۔ اس نے کہا کہ میں تمام جہانوں کے رب کی فرمانبرداری اختیار کرتا ہوں)

(از خطبہ ۵ مارچ ۱۹۰۹ء)

(خصوصاً ہومیوپیتھک) ڈاکٹرز متوجہ ہوں

ہمارے تیار کردہ ہومیوپیتھک مرکبات کے فری سیمپلز اور لٹریچر کیلئے بذریعہ خط یا ٹیلیفون رابطہ کریں۔

کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر ولیم ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ

فون: 04524-771 / 04524-211283 فیکس 04524-212299

M.T.A کی نشریات بالکل صاف اور واضح دیکھنے کیلئے ۸ مضبوط اور معیاری مکمل ڈش انٹینا امپورٹڈ ریسیور کے ساتھ ۹۵۰۰ روپے میں

ٹی وی پوائنٹ

بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد

فون: ۳۰۸۰۶ رہائش ۶۸۰۳۷۳

خبریں

ربوہ : 27- اپریل-1994ء
دھوپ نکلی ہوئی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم ۲۰۰۰ء تک پولیو کا خاتمہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے عوام کو بہتر طبی سہولتیں فراہم کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ حکومت "عوامی دواخانے" جلد قائم کرے گی۔ پولیو کو ختم کرنے کی مہم کا آغاز کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ والدین آج اپنے بچوں کو پولیو ویکسین ضرور پلائیں۔ اور منتخب ارکان بھی اس مہم میں حصہ لیں۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خاں لغاری نے تمام متحارب افغان گروپوں سے اپیل کی ہے کہ وہ "امہ" کے مفاد میں لڑائی بند کر دیں۔ پاکستان افغانستان کی تمام غذائی ضروریات پوری کرے گا۔

○ عراقی پارلیمنٹ کے سپیکر سامدی مہدی صالح نے صدر مملکت کے ساتھ ملاقات کی اور صدر پاکستان کو صدر صدام کا خصوصی پیغام پہنچایا۔ عراقی سپیکر نے پاکستان کی طرف سے دی جانے والی امداد پر بھی شکریہ ادا کیا۔

○ گوجرانوالہ پولیس نے لاہور ہائی کورٹ کی ہدایت پر نواز شریف اور چوہدری شجاعت کے خلاف اغوا کا مقدمہ درج کر لیا ہے۔ گوجرانوالہ کے ایک شہری سید علی رضا اسد عابدی نے درخواست دی تھی کہ اس نے ان سیاست دانوں کے خلاف درخواستیں دائر کی تھیں جس پر اسے قتل کرنے کے لئے پولیس نے اغوا کر لیا۔

○ تحریک استقلال کے سربراہ ائرمارشل (ریٹائرڈ) اصغر خان نے کہا ہے کہ ملک تیزی سے فرانس کی طرز پر خونی انقلاب کی طرف بڑھ رہا ہے۔ غریب عوام بالآخر اپنے بچوں کی بھوک سے تنگ آکر اٹھیں گے انہوں نے کہا موجودہ حالات میں نظریاتی انقلاب کی توقع کرنا ہی فضول ہے۔

○ واپڈا کے سابق چیئرمین لفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) زاہد علی اکبر نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم بننے دیں ورنہ ملک رہے گا نہ سیاست دان۔ انہوں نے کہا کہ ڈیم کے نہ بننے سے ملک پر مسائل کے جو پہاڑ ٹوٹیں گے سیاست دانوں کو اس کا اندازہ ہی نہیں ہے۔

○ تائیوان کی سرکاری ائرلائن "چائنہ ائرویز" کا ایک طیارہ جاپان کے ایک ائرپورٹ پر اترتے ہوئے گر کر تباہ ہو گیا۔ اس میں سوار ۲۷۲ مسافروں میں سے ۲۶۱ ہلاک ہو گئے۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو نے

چاروں صوبوں میں ایک ارب روپے کی لاگت سے لیبر کالونیاں تعمیر کرنے کے احکام جاری کئے ہیں۔ ان کالونیوں میں بنائے گئے مکانات میں تمام سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ اپوزیشن جس شاخ پر بیٹھی ہے اسی کو کاٹ رہی ہے۔ جمہوری ادارے ختم ہوئے تو اس کا بھی وجود نہیں رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ حزب اقتدار کا رویہ بھی نقصان دہ ہے۔ حکومت کے پاس اکثریت ہے۔ اس کے باوجود کورم پورا نہ رکھنا افسوس ناک ہے۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت دباؤ میں آئے گی نہ بلیک میل ہوگی۔ ہر مسئلہ جمہوری انداز میں حل کرنا چاہتے ہیں۔ اسی لئے اپوزیشن کو بار بار مذاکرات کی دعوت دے رہے ہیں۔

○ صوبوں نے ضابطہ فوجداری کی اہم دفعات میں ترمیم کے بغیر عدلیہ کی انتظامیہ سے علیحدگی کو ناقابل عمل قرار دے دیا ہے۔ پنجاب حکومت کا موقف ہے کہ صرف تعزیرات پاکستان کے مقدمات عدلیہ کے ماتحت افسران کے سپرد کئے جائیں۔ جب کہ لوکل اور سپیشل لاز کے مقدمات انتظامی مجسٹریٹوں کے پاس ہی رہیں۔

○ سپیکر پنجاب اسمبلی محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ میں حکومت اور اپوزیشن میں مفاہمت کی کوشش کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ اپوزیشن منفی رویہ نہیں اپنائے گی۔

○ قومی اسمبلی میں اپوزیشن کا بائی کاٹ ختم کرانے کے لئے قومی اسمبلی کے سپیکر سید یوسف رضا گیلانی نے کوششیں شروع کر دی ہیں۔ ڈیڈلاک ختم کرانے کے لئے سپیکر نے جماعت اسلامی کے پارلیمانی لیڈر اور کئی وفاقی وزراء کے ساتھ رابطے کئے ہیں۔

○ وزیر اعظم کی جانب سے دورہ افریقہ کی جو دعوت اپوزیشن لیڈر نواز شریف کو دی گئی تھی وہ اصولی طور پر قبول کر لی گئی ہے۔ انہوں نے گوہر ایوب کو اس دورہ کے لئے نامزد کر دیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان فوری مفاہمت ناگزیر ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام سیاست دانوں کی لڑائی سے تنگ آچکے ہیں اور اپنے مسائل کا حل چاہتے ہیں۔ اہم قومی امور پر جہاں تک ممکن ہو اتفاق رائے پیدا کیا جائے۔

○ چیف الیکشن کمشنر نے کہا ہے کہ سرحد اسمبلی کے دو ارکان کے خلاف ریفرنسوں کا فیصلہ آئندہ ہفتے جاری کیا جائے گا۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ پاکستان کا سیاسی بحران بڑھ رہا ہے اور حکومت کی مخالفت میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ اپوزیشن پنجاب میں بھی اسمبلی کا غیر معینہ بائی کاٹ کرے گی۔ سرحد کا سیاسی تنازعہ بحران بن رہا ہے۔ سرحد اسمبلی کا ہر رکن وزیر بننا چاہتا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے جیل بھرو تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور اس سلسلے میں الطاف حسین نے مسلم لیگ سے رابطہ کیا ہے۔

خدمت میں پیش پیش
ماسٹر، ڈگری، سی ایس ایس، پی سی ایس
جماعت اول تا انٹرمیڈیٹ تک کورس کی کتابیں، خلاصے، گائیڈیں، ٹیسٹ پیپرز
کمپیوٹر، الیکٹرونکس کی کتب رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔
اس کے علاوہ علمی، ادبی، تاریخی کتابیں کرایہ پر حاصل کریں۔
میری لائبریری
ٹین بازار صدر عقب پرویز کلینک راولپنڈی
فون: 564533

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز
۴۷- تبت سنٹر- ایم اے جناح روڈ- کراچی
فون نمبر ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷-۷۷۲۴۶۰۹

پیتہ

گلشن بشیر
250 روپے فی مرلہ ماہانہ اقساط پر
خصوصیات
میٹھا پانی ۔ بجلی ۔ سیوریج ۔ سڑکیں ۔ سکول
احباب جماعت کیلئے خصوصی رعایت
علاوہ ازیں ٹوکن منی ایک ہزار روپے فی پلاٹ تمام رقوم بذریعہ ڈرافٹ یا کراس چیک بنک میں جمع کرانا ہوگی
مسلح افواج اور سرکاری ملازمین کے لیے 5 اقساط کی چھوٹ
مزید تفصیلات کے لیے
فخر اسٹیٹ ایجنسی اینڈ کالونی آرگنائزرز
قینچی موڑ گلشن بشیر کالونی سرگودھا
فون: 721782 / 64841